مقام سے پوچھے جائیں بچے بلا تامل حرفوں کے نام بتلاتے چلے جائیں جب تک اتنی مشق نہ ہو جائے آگے نہ پڑھاؤ۔

یاد رکھو! جو استاد قاعدہ پڑھانے میں جلدی کرتا ہے اور محنت سے کام نہیں لیتا وہ بچوں کی عمر ضائع کرتا ہے۔

۹۔ مفرد اور مرکب حروف کی پوری پہچان ہو جائے تو حرکات وسکون کی تعلیم دی جائے:

الف۔ حرکتوں کو اتنا کھینچا جائے کہ زبر سے **الف**، زیر سے **ی** اور پیش سے واؤ کی آواز پیدا ہو جائے مثلاً **بَ** **کو بَا اور بِ کو بی اور بُ** کو بُو پڑھا جائے ورنہ بَ، بِ، بُ اور بَا بی بو میں کوئی فرق نہ رہے گا۔

ب۔ حرکتوں کو مجہول نہ پڑھنے دیں مثلاتِ کو تے ض کو ضے وغیرہ۔

ج۔ اسم ذات اللہ سے پہلے اگر زبر یا پیش ہو تو لام کو پُر کرنا چاہیے جیسے قَالَ اللّٰهُ اور زیر ہو تو باریک پڑھنا چاہیے جیسے **بِسمِ اللہِ.**

د۔ راکے اوپر اگر زبر یا پیش ہو تو پُر پڑھنا چاہیے اور زیر ہو تو باریک اور جزم ہو تو اس سے پہلے حرف کی حرکت کو دیکھنا چاہیے جیسے **الرحمن علم القرآن** میں دونوں جگہ را پُر پڑھتے ہیں **وربک فکبر** میں پہلی را پُر اور دوسری باریک ہے۔

ھ۔ تنوین ساکن کی طرح پڑھی جاتی ہے جس حرف پر دو زبر ہوں اس کے آخر میں ایک الف لکھا جاتا ہے اور بعض جگہ ی بھی مگر یہ دونوں نہ پڑھنے میں آتے ہیں اور نہ ملانے میں۔

و۔ حرکات کی تختیوں کو رواں اور ہجے دونوں طریقوں سے پڑھانا چاہیے رواں اول سے آخر اور آخر سے اول کی طرف بھی پڑھائی جائے اور ہر لائن کو اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر بھی پڑھانا چاہیے۔

ز۔ ان تختیوں میں بچوں کو حروف کا نام نہ بتلایا جائے کیونکہ حروف مفردہ اور مرکبات کی پہچان ان کو ہو چکی ہے اب وہ خود پہچان کر بتلائیں گے۔ استاد کا کام صرف زیر، زبر، پیش کی آواز کا بتلانا ہے۔

۹۔ جب حرکات کی خوب پہچان ہو جائے تو مد اور تشدید بتلانا چاہیے کہ جس حرف پر مد ہو اس کو اچھی طرح تین الف کی مقدار دراز کیا جائے۔ تشدید وادغام کو بخوبی ادا کیا جائے۔ شدوالا حرف دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے ایک مرتبہ پہلے والے حرف سے ملا کر اور دوسری مرتبہ اپنی حرکت کے ساتھ پڑھا جاتا ہے مثلاً ابّ کو اب ب وغیرہ۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

گردوپیش

مفکر بلغاری

سویلین صدر:

پچھلے دنوں صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے چیف آف آرمی سٹاف کا عہدہ جنرل اشفاق پرویز کیانی کو سونپ دیا اور اس حوالے سے راولپنڈی میں تبدیلی کمان کی تقریب منعقد ہوئی۔ صدر مشرف سویلین صدر کی حیثیت سے حلف بھی اٹھا چکے ہیں۔

صدر مشرف کی وردی اتارنے سے متعلق وائس آف امریکہ سے بات چیت کرتے ہوئے جنرل مرزا اسلم بیگ نے فرمایا کہ سیاست میں فوج کا ملوث کرنا درست نہیں جیسا کہ میں نے ایسا کہنے کے باوجود نہیں کیا، موصوف نے اپنے جانشین جنرل کیانی کے لئے قابلِ فخر ورثہ نہیں چھوڑا۔ مشرف صاحب نے آپریشن کے نام پر فوج کو جو ملکی سالمیت ودفاع کی پہچان ہے اپنے ہی لوگوں کو مروانے پر لگا دیا۔ پاک فوج کے سابق سربراہ نے جنرل کیانی کو مشورہ دیا کہ وہ ان اقدامات سے بچیں جن کی بنا پر پاک فوج کی ساکھ متاثر ہوئی ہے۔

صدر مشرف نے 16 دسمبر تک ایمرجنسی اور p.c.o اٹھانے کے اعلان کے مطابق اٹھائے جا چکے ہیں لیکن عدلیہ کو بحال نہیں کیا اور بدستور زیرعتاب اور نظر بند ہیں۔ صدر مشرف شروع شروع میں جہاد کی حمایت کرتے رہے اور بارہا یہ خیال ظاہر کیا کہ مظلوم مسلمانوں کی حمایت میں مسلح جدوجہد دہشت گردی نہیں جہاد ہے پھر اچانک ورلڈ ٹریڈ سنٹر والے ایشو کے بعد ان کے خیالات کی دنیا بدل گئی اور انہیں وہ اربابِ ایمان وعزیمت دہشت گرد نظر آنے جو کمزور وبےبس اور مظلوم مسلمانوں کی حمایت ودفاع میں کفر سے نبرد آزما تھے۔

الیکشن کی گہما گہمی:

پاکستان میں اس وقت الیکشن کی تیاریاں عروج پر ہیں اے پی ڈی ایم کے پلیٹ فارم سے متعدد پولیٹیکل پارٹیز نے الیکشن سے بائیکاٹ کا عزم کر رکھا ہے جبکہ محترمہ بےنظیر بھٹو اور مولانا فضل الرحمٰن کو میدان خالی ہونے کی فکر دامن گیر ہے اسی باعث وہ اس ایشو پر شریف برادران سے متفق نہیں نہ جانے ۸/ جنوری نے اپنے دامن میں کیا کیا چھپا رکھا ہے حکمران مسلم لیگ کو یقین ہے کہ اسے پارلیمانی اکثریت حاصل ہوگی اس نے اندرونِ خانہ چوہدری پرویز الٰہی کو وزارتِ عظمٰی کے لئے اپنا امیدوار چن لیا ہے اور شریف برادران کے کاغذاتِ نامزدگی مسترد کیے جا چکے ہیں۔

جناب میاں نواز شریف پرجوش محب وطن اور مخلص ترین سیاسی رہنما ہیں اگر ان کے راستے میں حائل رکاوٹیں دور

ہو جائیں اور وہ وزیر اعظم بنا دیے جائیں تو جمہوریت کی بحالی ممکن ہے تاہم صدر مشرف کی موجودگی میں شاید میاں صاحب وزیر اعظم نہ بنیں۔

قصوری صاحب کا انٹرویو:

جناب میاں خورشید محمود قصوری نے ایک ٹی وی چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے اپنی ذات اور خاندان کے حوالے سے معلوماتی گفتگو فرمائی۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ ضلع قصور کی شہرت میں انکے خاندان کا اہم رول ہے ان کے دادا مولانا عبدالقادر قصوری عظیم سیاسی رہنما تھے ان کے والد بزرگوار میاں محمود علی قصوری بھی سیاسی آدمی تھے جو بھٹو صاحب کے دور میں وزیر قانون بنے۔

جناب قصوری برصغیر کے ایک ممتاز اہل حدیث خاندان کے چشم و چراغ ہیں یہ خاندان سیاسی اور علمی دونوں اعتبار سے قابل صد احترام ہے۔ حضرت مولانا عبدالقادر قصوری خورشید صاحب کے دادا اور مولانا محی الدین احمد قصوری اور مولانا محمد علی قصوری چچا اور میاں محمود علی قصوری والد بزرگوار تھے اس خاندان کے ساتھ برصغیر کے عظیم سیاسی رہنما اور علم و ادب کے تاجدار حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کے نہایت گہرے تعلقات تھے۔ مولانا عبدالقادر قصوری انڈین نیشنل کانگریس پنجاب کے صدر رہ چکے تھے۔ جماعت اہل حدیث کے ساتھ بھی ان کو شیفتگی تھی اور وہ انجمن اہل حدیث پنجاب کے صدر بھی تھے ان کے صاحبزادے میاں محمود علی قصوری تقسیم ہند سے قبل مسلم لیگ میں شامل ہوئے، قیام پاکستان کے بعد بھی سیاست سے ان کا تعلق رہا بھٹو صاحب کے ایما پر پی پی میں شامل ہوئے پارٹی کے ڈپٹی چیئرمین اور وزیر قانون بنے پھر اس سے الگ ہوئے، جناب خورشید قصوری نے اپنے دادا کے متعلق فرمایا کہ وہ نوابوں اور انگریز کے دشمن تھے لیکن خود جناب قصوری صدر مشرف کی روشن خیال حکومت کے جو انگریزوں کی حمایت میں سرگرم عمل ہے وزیر خارجہ بنے رہے پھر بھی غنیمت ہے جناب قصوری نے دینی جماعتوں کا ہمیشہ احترام ملحوظ رکھا۔ قصوری صاحب اس دفعہ قصور ہی سے الیکشن لڑنے والے ہیں اس دفعہ ان کے مقابلے میں پی پی اور ن لیگ کے امیدواروں کے علاوہ متحدہ مجلس عمل کے صاحبزادے بھی میدان میں کود پڑے ہیں دیکھئے قرعہ فال کس کے نام نکلتا ہے؟

قصوری صاحب کامیاب ہو کر اپنے انتخابی نشان سائیکل پر سوار ہو کر پارلیمنٹ میں پہنچتے ہیں یا پی پی کا امیدوار اپنے انتخابی نشان تیر سے ہدف تک رسائی کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے یا متحدہ مجلس عمل کے امیدوار اپنے حریفوں کو شکست دے کر اپنے انتخابی نشان تاج سے اپنے سر کو سجاتا ہے ان میں سے جو ایک دوسرے پر طاقت کا مظاہرہ کرتا ہوگا ورنہ جرم ضعیفی کی سزا ہمیشہ مرگ مفاجات ہوگی۔

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے

ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات